اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں دوبار

الفضل

قادیان

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ؏ ششماہی للعہ سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا مسلّمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۱ | مورخہ ۵ مارچ ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

اُمید کی جاتی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جمعہ تک واپس دارالامان تشریف لے آئینگے ؎

ان دنوں آیندہ سال کے لئے صیغہ جات کے بجٹ پر کمیٹی غور کر رہی ہے۔ جو انشاء اللہ مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے گا۔

اس دفعہ مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے احمدی جماعتوں کے اُمراء اور دیگر ذمہ دار اصحاب کو خاص طور پر دعوت دی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے ایک چٹھی چھپوا کر بھیجی ہے ؎

آج (۲ مارچ) کسی قدر بارش ہوئی۔ اور اولے بھی برسے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب

اپنے ایک قدیم مخلص خادم کے نام

سید احمد حسین صاحب مرحوم جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک کے ایک بہت پُرجوش مخلص ممبر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک صحبت کا شوق باوجود پیرانہ سالی اور دوریٔ وطن آپ کو دارالامان کئی بار لے گیا اور ایک دفعہ دیار محبوب میں پہنچ کر آپ کچھ عرصہ تک حضور کی پاک صحبت میں رہے۔

چونکہ اس زمانہ میں ان کے وطن یعنے سونگھڑہ میں غیر احمدیوں نے مخالفت کی سخت آگ بھڑکائی ہوئی تھی۔ اور ایذا رسانی کے علاوہ خدا اور اس کے برگزیدہ رسول کی توہین ہو رہی تھی۔ اس لئے انہوں نے اپنے عریضہ میں دیگر ذاتی حالات کے علاوہ یہ سطور بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں لکھیں

"ہماری جماعت احمدیہ کو گروہ مخالف بہت اذیت دے رہا ہے۔ اگر اجازت ہو۔ تو ان لوگوں کے نام کی فہرست حضور پُر نور کی خدمت میں الگ داخل کروں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ذلت اور خواری نصیب کرے"

اس مکتوب کے جواب میں حضور نے اپنے قلم سے حسب ذیل سطور مرحوم کو لکھ کر دیں :-

مُحبّی اخویم احمد حسین صاحب سلمہٗ

آپ کا خط میں نے اول سے آخر تک پڑھ لیا ہے۔ آپ کے تمام مطالب کے لئے دعا کی گئی۔ لیکن مخالفوں کی ذلت کی دُعا کی کچھ ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت فرمائے اور یہ بہت بہتر بات ہے۔ کہ آپ ایک مدت تک اسی جگہ

رہیں۔ یہ عین ہماری دلی منشاء ہے۔ کہ اسجگہ رہنے سے آپ کے معلومات زیادہ ہو جائینگے۔ والسلام
خاکسار مرزا غلام احمدؐ۔

ان الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دشمنوں کے لئے بھی کس قدر رحیم کریم تھے۔ کہ ان کی ایذا رسانیوں کے جواب میں بھی ان کی ہدایت اور بہتری کے لئے ہی دعا فرماتے تھے ؛

اخبار احمدیہ

گوجرانوالہ میں کامیاب مباحثہ

شیخ مشتاق حسین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں :۔

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے مؤکد بعذاب حلف کا مطالبہ کیا۔ جس کا انہوں نے انکار کر دیا۔ ۲۸ فروری کو مسئلہ ختم نبوت پر مولوی غلام احمد صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مباحثہ کیا۔ جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے نوجوان مناظر کے زبردست دلائل کو توڑنے میں قطعاً ناکام رہے۔ ہم اس عظیم الشان کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں ؛

انی مھین من اراد اھانتک کا نظارہ

پرتھ (مغربی آسٹریلیا) سے جناب صوفی محمد حسن صاحب مبلغ احمدیت لکھتے ہیں :۔

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو گیارہ مسلمانوں کی حاضری میں مسجد کے جلسہ میں بروز جمعہ عاجز پر کفر کا فتویٰ اس بناء پر لگایا گیا۔ کہ احمدی اسلام کے دشمن ہیں۔ مسجد میں ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ ان گیارہ اشخاص میں سے تین معزز بمعہ گروہ مسلمان یہ تھے۔ (۱) مرزا فتح محمد دین (۲) سید احمد شاہ (۳) ملا یار محمد قندہاری۔

عاجز نے ان کے جواب میں صرف یہ کہا :۔ (۱) ربّ انی مظلومٌ فانتصر (۲) رب احفظنی فان القوم یتخذونی سخرۃ (۳) نسل انساں سے مدد اب مانگنا بیکار ہے
اب ہماری ہے تیری درگاہ میں یا ربّ پکار

خدا کی قدرت سے ان تین سرگروہ مسلمانوں میں تنازعہ پڑ گیا کورٹ تک مقدمہ گیا۔ آخر وہ لاچار ہو کر عاجز کے پاس آئے اور عاجز کو منصف بنایا۔ عاجز کی کوشش سے وہ تنازعہ فیصلہ ہو گیا! وہ تینوں سرگروہ شرمندہ ہو گئے۔ کیا خدا کی قدرت ہے کہ انی مھین من اراد اھانتک کا نظارہ عاجز نے بار بار

اس ملک میں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سچا ہے۔ اور اس کا رسول سچا ہے ؛

اعلان نظارت بہشتی مقبرہ

آج کل جماعت کے مخلص زیادہ جوش سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان مندرجہ رسالہ الوصیت کے ماتحت وصیتیں لکھ کر دفتر بہشتی مقبرہ میں بھجوا رہے ہیں۔ مگر بعض لوگ ناواقفیت کی وجہ سے یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ اگر حصہ آمد یعنی ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کر دیا جائے تو کیا چندہ عام بھی یعنی آمدنی کا ۱/۱۶ حصہ بھی ماہوار ادا کرنا پڑے گا۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جن لوگوں کا گذارہ صرف جائداد پر ہے۔ اور انکی کوئی آمد نہیں۔ ان کو تو ۱/۱۶ حصہ چندہ عام دینا چاہیئے۔ مگر جن لوگوں کی

مجلس مشاورت کی تاریخوں کا اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء کا اجلاس ۳-۴- اپریل ۱۹۲۶ء کو منعقد ہوگا۔

احباب مطلع رہیں،

خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

قادیان دارالامان،

جائداد کوئی نہیں۔ یا جائداد بہت قلیل ہے۔ اور ان کا گذارہ اس جائداد کی آمدنی پر نہیں۔ بلکہ اس جائداد کی آمدنی کے علاوہ ماہوار آمد پر گذارہ کرتے ہیں۔ اور انہوں نے یہ اقرار کیا ہے کہ ہم تا زیست اپنی آمد کا کم سے کم دسواں حصہ اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتے رہیں گے۔ ان کے لئے چندہ عام دینا ضروری نہیں ہے البتہ چندہ خاص جب کبھی ہوتا۔ یا ہو گا۔ تو وہ موصیوں کو بھی دینا چاہیئے۔ اور حصہ آمد بمد وصیت بھی۔
محمد سرور شاہ۔ سیکرٹری انجمن کارپرداز مصالح قبرستان ؛

اعلان نظارت دعوت و تبلیغ

وفد ۱، ۲، ۳، ۴ جو تبلیغی اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستان و پنجاب کے مختلف جہات میں روانہ کئے گئے تھے۔ ان کے اخراجات سفر ابھی تک بہت سی جماعتوں کے ذمہ ہیں۔ ایسی تمام جماعتوں کے اراکین کی خدمت مرتبہ حساب صاف کرنے کے لئے عرض کیا گیا ہے۔ مگر بہت کم جماعتوں نے اسوقت تک توجہ فرمائی ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ان تمام جماعتوں کی خدمت میں جن کے ذمہ اب تک اخراجات سفر واجب الادا ہیں۔ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حساب بہت جلد صاف کریں۔ ترسیل زر بنام دعوت و تبلیغ ہونی چاہیئے۔ کسی صاحب کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں ؛
عبدالرحیم نیرّ۔ قائمقام ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

کتب مسیح موعود کا امتحان

سال رواں کے لئے چشمہ معرفت اور احمدیت (لیکچر لنڈن) امتحان کے لئے بطور کورس مقرر کیا گیا ہے۔ احباب تیاری فرمائیں۔

دیکھا گیا ہے۔ کہ چند جماعتوں میں سے چند افراد امتحان میں حصہ لیتے ہیں۔ مہربانی فرما کر سیکرٹری صاحبان اپنی اپنی جماعت میں سے ہر ایک پڑھے لکھے آدمی کو محسوس کرائیں کہ امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے بہتر اور مفید ہے کہ انہی کتب کا درس شروع کر دیا جائے۔ محمد دین ناظر تعلیم و تربیت

ولادت

۲۳ فروری ۱۹۲۶ء کو خدا تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرا فرزند عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ خالق اکبر مولود مسعود کو عمر لمبی عطا فرما کر خادم دین بنائے۔
عباداللہ خان از دہوری گورنمنٹ پٹیالہ

درخواست دعا

میرا عزیز بچہ نعمت اللہ خان بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے۔ احباب عزیز کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔
خاکسار محمد عالم افریقی از لاہور ؛

(۲) احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم قبلہ والد صاحب کو جن کا نام مولوی محمد بدرالدین صاحب ہے۔ اور جماعت احمدیہ ملتان کے سیکرٹری ہیں جو عرصہ چند ماہ سے بیمار ہیں۔ دن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ شفا کاملہ عطا فرمائے (درخواست کنندہ نے اپنا

(۳) عاجز کا بھائی محمد لطیف بعارضہ چیچک بیمار ہے براہ مہربانی صحت کے لئے سب بھائی دعا فرمائیں۔
محمد خلیل ولد عمر دین صاحب احمدی محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ

دعائے مغفرت

میری عزیز لڑکی امۃ الحمید ایک رات بیمار رہ کر فوت ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور مجھے نعم البدل عطا فرمائے۔
خاکسار محمد شاہ۔ کلرک محکمہ نہر منٹگمری ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۵ مارچ ۱۹۲۶ء

ایک عورت کے متعدد خاوند

اخبار ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے :-

ماسکو جمہوریہ یوکرین کے شہر شتماس کی عورتوں کا بقول اخبار "خرکو" ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ یہ انعقاد اس مسئلہ پر بحث و مباحثہ کے لئے عمل میں آیا تھا۔ کہ "ایک عورت کتنے خاوند رکھ سکتی ہے"

شادی شدہ عورتوں نے دوران مباحثہ میں اس امر کی تائید کی - کہ ایک عورت صرف ایک ہی خاوند کی مستحق ہے - اور یہ کہ کسی دوسری عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ اس کے خاوند کا دل لبھائے مگر غیر شادی شدہ اور دیگر عورتوں نے دوسری طرف اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ عورت کے انتہائی قیمتی اور مخصوص حقوق میں سے یہ بھی حق ہے - کہ ایک عورت تین خاوند رکھے۔ اس وقت شہر شتماس میں مردوں سے عورتوں کی تعداد زیادہ ہے - پھر یہ ہر عورت تین خاوند رکھنے کا نعرہ کہاں تک قابل عمل ہے - بہر حال "ہر عورت کے تین خاوند" کی تجویز منظور ہو گئی - اخیر میں اجلاس نے ایک اور قرار داد منظور کی جس میں صرف ان عورتوں کو قابل ملامت ٹھہرایا ہے - جو ایسے رجحان طبع کا اظہار کریں - جس سے تین خاوندوں سے زائد مردوں کو غصب کر لینے کا ارتکاب ہوتا ہو۔

اس روئداد کے متعلق اخبار مذکور اپنی یہ رائے ظاہر کرتا۔ "مرد اپنی رائے پر قائم ہیں - یعنی یہ کہ ایک عورت کے لئے ایک خاوند - لیکن اگر عورتوں نے اپنی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اور ہر عورت کو تین خاوند مہیا کرنے کے لئے مردوں کے اغوا کا حربہ استعمال کیا۔ تو یہی نہیں کہ شہر مذکور کی کانوں میں زندگی کے آثار محو ہو جائینگے بلکہ قوم کی زندگی میں خطرناک حالت رونما ہو جائیگی"۔

چند ہی دن ہوئے - ہم نے اس تحریک کے متعلق جو "برتھ کنٹرول" کے نام سے یورپ اور امریکہ میں اس لئے پھیل رہی ہے کہ اولاد کی پیدائش کو روک دیا جائے - ایک مضمون لکھا تھا۔ اس کے دیگر تباہ کن نتائج میں سے ایک یہ بھی ہے - جس کا ذکر اخبار ٹائمز آف انڈیا نے کیا ہے - کیونکہ اولاد پیدا ہونے کی حالت میں تو ایک عرصہ تک عورت ایک خاوند کے قابل بھی نہیں رہتی - کجا یہ کہ تین کی خدمت اٹھا سکے - پھر اولاد پیدا ہونے سے روک دینے کی حالت میں بھی جس قدر بربادی اور تباہی ایک عورت کے تین خاوند ہونے کی حالت میں پیدا ہو سکتی ہے - وہ اسقدر واضح ہے - کہ اسوقت تو اس کا اعتراف وہ لوگ بھی کر رہے ہیں - جہاں کی عورتوں نے یہ تجویز پاس کی ہے - جیسا کہ اخبار مذکور کے الفاظ سے ظاہر ہے -

بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یورپ میں چونکہ عورتوں کی بہت کثرت ہے - اور مرد کم ہیں - اس لئے جن عورتوں کو خاوند میسر نہیں - وہ متاہلانہ زندگی حاصل ہونے کی کوئی اُمید نہ رکھتی ہوئی اس کی خواہش میں اس قدر بڑھ گئی ہیں - کہ ان کے نزدیک ایک عورت کے لئے کم از کم تین خاوند ہونے ضروری ہیں - ان کی اس حد سے بڑھی ہوئی خواہش کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے - کہ شادی شدہ عورتوں نے ان کی تجویز کی نہ صرف تائید نہیں کی - بلکہ مخالفت کی ہے اور یہاں تک ضروری قرار دیا ہے - کہ کسی عورت کو حق نہیں ہونا چاہیئے - کہ دوسری عورت کے خاوند کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرے - لیکن چونکہ شادی شدہ عورتوں کی تعداد بہت کم ہوگی - اس لئے نقار خانہ میں ان کی آواز نہ سُنی گئی - اور دوسری عورتوں نے تین خاوندوں کی تجویز پاس کر دی - ہمارا خیال ہے - اگر ان کو ایک ایک ہی خاوند میسر ہوتا - اور وہ متاہلانہ زندگی کا تھوڑا بہت تجربہ بھی رکھتیں تو کبھی ایسی تجویز پیش نہ کرتیں - بلکہ وہ بھی اسی طرح مخالفت کرتیں جس طرح شادی شدہ عورتیں مخالف ہیں ؛

اب اس خرابی کا علاج اگر کچھ ہو سکتا ہے - تو یہی کہ غیر شادی شدہ عورتوں کی شادیاں کرا دی جائیں - اور چونکہ ان ممالک میں عورتوں کی نسبت مردوں کی بہت کمی ہے - اس لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں کہ تعدد ازدواج کو رواج دیا جائے - جو دیگر ضروریات کے علاوہ ایسے حالات میں بھی نہایت مفید ہے - ورنہ یہ تباہ کن تحریک سارے مغربی ممالک میں پھیل کر ایسے خطرناک نتائج پیدا کریگی - جن کا کوئی انسداد نہ ہو سکیگا ؛

کیا ہی عجیب بات ہے - وہ یورپ جہاں کے مرد ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا جُرم قرار دیتے ہیں - اور تعدد ازدواج کو عورتوں پر سخت ظلم بتاتے ہیں - وہاں کی عورتیں یہ طے کر رہی ہیں - کہ ایک ایک عورت کے کم از کم تین تین خاوند ہونے چاہیئیں - قطع نظر اس سے کہ یہ بات مردانہ غیرت اور حمیت کے کس قدر خلاف ہے - تمدنی طور پر اس سے جو نقائص اور عیوب پیدا ہو سکتے ہیں - وہ بھی کچھ کم نہیں مثلاً اولاد پیدا ہونے کی صورت میں اس بات کا فیصلہ کس طرح ہو سکیگا - کہ وہ کونسے خاوند کی اولاد ہے - اور اس کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا ذمہ وار کون بن سکیگا - اس کا فیصلہ نہ کوئی عدالت کر سکتی ہے - اور نہ کوئی اور طریق ہے ؛

بات دراصل یہ ہے - کہ اس قسم کی تجویزیں اہل یورپ کے دماغوں میں محض اس لئے آتی ہیں - کہ وہ کسی سچے مذہب کے پابند نہیں ہیں - اور زندگی کے ہر شعبہ میں نئی ایجاد کی خواہش انہیں تباہی اور بربادی کے گڑھے کی طرف دھکیل رہی ہے - کاش! جلد سے جلد ایسے سامان ہوں - کہ مغرب کے لوگ اسلام کی روشنی سے بہرہ اندوز ہو سکیں ؛

کیا کسی نبی کی ضرورت نہیں؟

سلطان ابن سعود کے حجاز پر قابض ہونے کا دم نقد کوئی اور فائدہ ہوا یا نہ ہو - اتنا فائدہ تو ضرور ہوا ہے - کہ وہ لوگ جو ان کے حامی ہیں - علے الاعلان اہل حجاز کی افسوسناک حالت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں - اور اس طرح سمجھدار لوگوں میں یہ احساس پیدا کر رہے ہیں - کہ جب اس ملک کے لوگوں کی مذہبی حالت اس درجہ گر چکی ہے - جہاں اسلام نازل ہوا - جہاں اس نے پرورش پائی - اور جہاں سے ساری دنیا میں پھیلا تو پھر کیوں کسی مصلح ربانی کے آنے کی ضرورت نہیں ہے -

اخبار "زمیندار" کے "مولانا غلام رسول صاحب مہر" نے ۱۲ فروری کے پرچہ میں جو مضمون شائع کرایا ہے - اس میں وہ لکھتے ہیں :-

"وہ فسوق و معاصی کیا تھے - میرا قلم ان کی تشریح سے عاجز ہے - یہ کہنا کہ مکہ معظمہ اور جدہ میں شراب کی بھٹیاں تھیں - گو بجائے خود ایک ایسی بات ہے - جو مسلمان کے قلب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کے لئے کافی ہے - لیکن میں کہتا ہوں - کہ محض اتنا کہہ دینے سے اشراف کی تمام لعنت کاریوں کا عشر عشیر بھی واضح نہیں ہو سکتا - یہ سمجھ لیجئے - کہ اس دنیا میں آج تک گناہوں کی جتنی شکلیں اور صورتیں معصیت پرور دماغوں اور معصیت پرور دلوں نے وضع کی ہیں - وہ تمام کی تمام سب سے بڑھکر خانوادہ حسین اور اس کے لواحق و امرائے حکومت میں موجود تھیں اور ان سے نکلکر عام طور پر پھیل چکی تھیں - اور پھیل رہی تھیں جن معاصی کی وجہ سے عاد - ثمود اور قوم لوط کی آبادیاں آسمانی عذاب کے سیلابوں میں غرق ہوئیں - وہ تمام معاصی شریفیوں اور ان کی ملوکیت کے حاشیہ نشینوں نے کئے اور جب تک علی نے معاہدہ تسلیم پر دستخط کر کے جدہ کے ساحل

قدم نہیں اٹھایا کرتے رہے۔ عام رعایا بھی ان سے مستثنیٰ نہیں "۔

اگرچہ "زمیندار" نے حجازیوں کے فسق و فجور اور معاصی کو شریفی حکومت عہد سے وابستہ قرار دیا ہے۔ اور اسے ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا لیکن صاف بات ہے۔ کہ جو لوگ اس حد تک "فسوق اور معاصی" میں بڑھ چکے ہوں۔ کہ "قلم ان کی تشریح سے عاجز ہو" ان کی حالت چند دن میں نہیں بدل سکتی۔ کہ یہ سمجھ لیا جائے۔ سلطان ابن سعود کے حجاز پر متصرف ہوتے ہی وہ لوگ ہر قسم کی معصیت سے پاک و صاف ہو گئے ہیں۔ اب بھی ان کی حالت وہی ہے۔ جس کے لئے "زمیندار" شہادت نہیں دے سکیگا۔ بلکہ "سیاست" کے صفحات بتائینگے ؂

اب ہم ان لوگوں سے دریافت کرتے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی موجودگی کی وجہ سے کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں۔ وہ بتائیں۔ حجاز میں قرآن کریم کا کوئی نسخہ موجود ہے یا نہیں اور اہل حجاز عربی زبان جانتے یا نہیں۔ اگر وہاں قرآن کریم بھی موجود ہیں۔ اور ان لوگوں کی مادری زبان بھی عربی ہے۔ جس کے ذریعہ قرآن کریم کا سمجھنا ان کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ آسان ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ لوگ اس قدر فسوق اور معاصی میں گرفتار ہو گئے۔ اور ان کی حالت بالفاظ "زمیندار" وہی ہو گئی ہے۔ جو عاد۔ ثمود اور لوط کی آبادیوں کی تھی ؂

اہل حجاز کی یہ حالت ثبوت ہے اس امر کا کہ ایسے تاریک زمانہ میں قرآن کریم سے اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک کہ قرآن کے سکھلانے والا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر اپنے قول اور فعل سے اس کی تفسیر بیان نہ کرے۔ پس وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں سخت غلطی اور دھوکہ میں ہیں۔ اور حالات زمانہ ان کے اس خیال کی پُر زور تردید کر رہے ہیں ؂

آریہ سماج کی موت

پچھلے دنوں ہم نے اپنے دو مضامین میں بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریہ سماج کی موت کے متعلق جو پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے۔ وہ اب اس صفائی اور وضاحت کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ مخالفین جن کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے۔ کہ آپ کی ہر بات کی مخالفت کریں۔ خواہ وہ کتنی ہی حقیقت اور صداقت سے پُر ہو۔ وہ بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعتراف کر رہے ہیں ؂

اسی کے ساتھ ہم نے آریہ سماج کے متعلق یہ بھی دکھایا تھا کہ وہ اپنے خاص الخاص مسائل اور عقائد کی خلاف ورزی کر کے اپنی موت آپ تصدیق کر رہی ہے ؂

ہمارے ان مضامین پر آریہ اخبارات نے بہت شور مچایا اور بجائے کوئی معقول جواب دینے کے سخت کلامی اور بدزبانی پر اتر آئے۔ وجہ یہ کہ ان کے پاس اس بارے میں کوئی معقول جواب ہے ہی نہیں۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ خود بھی جانتے اور سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج موت کے منہ میں ہے۔

چنانچہ اس کا تازہ ثبوت ۲۲ فروری کے اخبار "آریہ ویر" راولپنڈی کے حسب ذیل الفاظ سے مل سکتا ہے۔ جو لکھتا ہے کہ:

"آریہ سماج کے اندر اور باہر ایک آواز سنائی دیتی ہے کہ آریہ سماج شتھل ہو رہا ہے۔ آریہ سماج میں جیون (زندگی) نہیں۔ اگر اس کتھن پر ذرا سنجیدگی سے وچار کیا جائے۔ تو ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس میں بہت کچھ سچائی ہے۔ آریہ سماج اسوقت آگے نہیں بڑھ رہا۔ جو امیدیں تھیں۔ پوری نہیں ہو رہیں"۔

ان الفاظ کو پڑھ کر بھی کیا آریہ صاحبان تسلیم نہ کرینگے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریہ سماج کے متعلق جو پیشگوئی فرمائی ہے۔ اس کے پورا ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہ گیا۔ اور اس کی صداقت کا وہ خود اقرار کر رہے ہیں ؂

آریہ سماج کی موت کا ثبوت

مذکورہ بالا اخبار نے آریہ سماج کی موت کا صرف اقرار ہی نہیں کیا۔ بلکہ واقعات سے اس کا ثبوت بھی بہم پہنچایا ہے۔ اور آج آریہ سماج کو اپنے جس کارنامہ پر بہت بڑا ناز ہے یعنی سکولوں اور کالجوں کے چلانے پر۔ اسی کو سماجی زندگی کے خلاف قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"ہمیں فکر ہے۔ تو یہ کہ سکول بند نہ ہو جائے۔ پتری پاٹھ شالہ چلتی رہے۔ اور شدھالیہ کا کام فیل نہ ہو جائے لیکن پرچار جائے جہنم میں انسٹی ٹیوشنوں کا اتنا خبط بڑھ گیا ہے۔ کہ رات دن چندے مانگنے سے ہی فرصت نہیں۔ سندھیا کا وقت ہے۔ لیکن اس کی فکر نہیں۔ اور دنیا کو آریہ بنانے کے دعویدار گھر گھر چندہ مانگ رہے ہیں۔ اور پھر ان سفید ہاتھیوں کے پیٹ بھرنے کے لئے کن کن کے آگے ہاتھ پسار جاتے ہیں۔ ماس کھاتا ہو۔ شراب پیتا ہو۔ وبھچاری ہو۔ لیکن محض اس لئے کہ وہاں سے ہزار دو ہزار روپے مل جانے کی امید ہے۔ ان کی خوشامدیں کی جاتی ہیں۔ ان کو دھرماتما اور دھرم مورت کہا جاتا ہے۔ بلکہ بعض ایسے بدکردار پرش ادھیکاری سنہری تھیلیوں کے لالچ سے آریہ سماج میں بڑے بڑے ادھیکاری بنائے جاتے ہیں"

ان الفاظ سے نہ صرف آریہ سماج کے "دھرماتما" "دھرم مورت" اور "بڑے بڑے ادھیکاری" لوگوں کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ اپنی گراوٹ اور ابتر حالت کو خود بھی محسوس کر رہے ہیں۔ کیا پرکاش اور آریہ گزٹ اپنے آریہ معاصر کے الفاظ کا کوئی جواب رکھتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو انہیں بھی جرأت کر کے آریہ سماج کی موت کا اعتراف کر لینا چاہیئے ؂

جگت گورو کی ضرورت

گذشتہ ماہ فروری میں مسز اینی بیسنٹ نے لاہور میں تقریر کی جس میں اس امر پر زور دیا۔ کہ نوع انسان کے مصائب و آلام کی وجہ سے یہ امر لازمی ہے۔ کہ جلد ایک جگت گورو کا ظہور ہو۔ مسز صاحبہ ایک مدراسی لڑکے کو جگت گورو کے منصب پر فائز ہونے کے لئے تیار کر رہی ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ وہ دنیا کے لئے راہ نما بنے گا۔ پچھلے دنوں اس کے متعلق اخبارات میں حالات چھپے تھے۔ جن کا کسی قدر ذکر الفضل میں بھی کیا گیا تھا اگر وہ نوجوان انہی خوبیوں کا مالک ہے۔ تو سمجھ میں نہیں آتا اس کے متعلق جگت گورو بننے کی توقع کس طرح کی جا سکتی ہے بہرحال کچھ ہو۔ اس سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ دنیا ایک مصلح کی سخت محتاج ہو رہی ہے۔ ہر طرف سے آواز آ رہی ہے۔ کہ کوئی نجات دہندہ ضرور آنا چاہیئے۔ اور اس ضرورت کا احساس اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ خود مصلح اور گورو بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن جس طرح بت پرستوں کے تراشے ہوئے پتھروں کے بت انہیں کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ خواہ ساری عمر ان کے آگے ناک رگڑتے رہیں۔ اسی طرح خود ساختہ گورو بھی کوئی فائدہ نہیں دے سکیگا۔ اور اس کے پجاری حصول مقاصد میں اسی طرح ناکام رہینگے۔ جس طرح بت پرست رہتے ہیں۔

کاش! لوگ اس گورو کے چرنوں میں اپنے سیس جھکائیں جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی نجات اور رستگاری کے لئے خود مبعوث کیا۔ اور جس کے سوا اس زمانہ میں اور کوئی انسان روئے زمین پر ایسا نہیں ہے۔ جس نے اپنے دعاوی اور اپنی صداقت نشانات کے ساتھ ثابت کی ہو ؂

ہر قوم اور ہر مذہب میں ایک آنیوالے مصلح کا انتظار ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جری اللہ فی حلل الانبیاء کی شان میں تمام اقوام کے لئے مبعوث کیا۔ اور ساری دنیا آپ سے روحانی فیض حاصل کر سکتی ہے ؂

صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جناب حافظ روشن علی صاحب کی تقریر جو انہوں نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۵ء پر فرمائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مخالفین کے معیار شناخت

حضرات! یہاں تک تو میں نے رسولوں کی شناخت کے معیار بیان کئے۔ اب میں ان لوگوں کے معیار شناخت کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ جو رسولوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اور ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ مخالفین کا معیار شناخت جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ۔ یعنی مخالف مقابلہ کیا کرتے ہیں۔ باطل کے ساتھ۔ ان کا دعویٰ یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ جو دعوے کرتا ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ یہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ اور ہم اس جھوٹ کا مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن خود یہ لوگ اس قسم کا مقابلہ کرتے وقت جھوٹ بولتے ہیں۔ اور طرح طرح کی افترا پردازی سے کام لیتے ہیں۔ وہ دور سے باتیں سنتے ہیں۔ اور خیالی اور وہمی طور پر باتیں بناتے ہیں۔ بہت کم ان میں سے ہوتے ہیں جو تحقیق کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔

وہ لوگ جنہوں نے قادیان کو نہیں دیکھا۔ وہ باہر طرح طرح کی خرافات سنتے ہیں۔ لیکن قادیان میں جب آتے ہیں۔ تو وہ اس جھوٹ پر جو انہوں نے باہر سنا ہوتا ہے تف اور نفرین کرتے ہیں۔ اور سمجھ جاتے ہیں کہ ان افترا پرداز لوگوں کو جھوٹ سے نفرت نہیں۔ کیونکہ اگر ان کو فی الواقع جھوٹ کے ساتھ نفرت ہوتی۔ تو جھوٹ کے ساتھ مقابلہ کیوں کرتے ہیں۔ اور کیوں جھوٹی باتیں بناتے ہیں۔ چونکہ وہ جھوٹے ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسا کرتے ہیں۔ اور کئی قسم کی جھوٹی خبریں اڑاتے رہتے ہیں۔

مخالفین کا جھوٹا اشتہار

ایسا ہی ۱۹۰۲ء میں کسی شخص نے اشتہار دیا۔ کہ مسیح موعودؑ کو (نعوذ باللہ) جذام ہو گیا ہے۔ جس سے آپ کے ہاتھ پاؤں جھڑ گئے ہیں۔ انہی دنوں اتفاق سے حضرت صاحب کو ایک مقدمہ کی وجہ سے جہلم جانا پڑا۔ ہاتھ اور چہرہ تو سب کو نظر آ رہا تھا۔ مگر بعض اصحاب نے حضرت صاحب کو بتلائے بغیر کہ اس غرض سے جرابیں اتارتے ہیں۔ ایک موقعہ پر حضور کی جرابیں اتار کر پاؤں بھی لوگوں کو دکھا دیئے۔ اور بتا دیا۔ کہ اشتہار دینے والے نے سراسر جھوٹ اور افترا سے کام لیا ہے۔ آپ کے ہاتھ پاؤں بالکل صحیح و سالم ہیں۔ غرض بہت سے غلط الزام آپؑ پر لگائے گئے۔ پھر ان لوگوں کی یہ بھی طرز ہے۔ کہ جب یہ کوئی غلط الزام لگائیں۔ اور کوئی جھوٹا اشتہار دیں۔ تو اس کا اگر جواب دیا جائے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ یہ باتیں انؑ کے دل میں ہیں۔ ظاہر میں تو یوں نہیں۔ مگر ان لوگوں سے کوئی پوچھے دل چیر کر تو تم نے دیکھا نہیں۔ پھر دل کے حال سے تم کیسے آگاہ ہو گئے۔

مخالفین کے مجادل بالباطل ہونے کی چند مثالیں

حضرات! اب میں چند مثالیں ان کے مجادل بالباطل ہونے کی سناتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعوےٰ کیا۔ کہ میں وہی مسیح ہوں۔ جس کے آنے کے متعلق خبر دی گئی ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ مسیح آسمان سے آئیگا تم مسیح نہیں ہو۔ اس بات کو مد نظر رکھ کر انہوں نے مقابلہ کیا۔ لیکن جب مسیح کی زندگی کے عقیدہ کے متعلق گفتگو کی جائے۔ تو اس سے کتراتے ہیں تا اس مسئلہ پر گفتگو نہ کرنی پڑے۔ اب کوئی ان سے پوچھے۔ اگر تمہارا یہ عقیدہ سچا ہے۔ تو کیوں اس پر گفتگو کرنے سے گھبراتے ہو۔

ایک دفعہ ایک مولوی صاحب نے مجھے کہا۔ کہ اگر قرآن و حدیث سے مرزا صاحب سچے ثابت ہو گئے۔ تو ہم یہ سمجھ لیں گے۔ کہ قرآن و حدیث (نعوذ باللہ) جھوٹے ہیں۔ میں نے اسے کہا۔ کہ اگر مرزا صاحب جھوٹے بھی ثابت ہو جائیں۔ تو بھی حضرت مسیح زندہ نہیں ہو سکتے۔ اور نہ وہ آ سکتے ہیں۔ اب تمہارے منہ کی باتوں سے وہ زندہ نہیں ہو سکتے۔

پھر یہ لوگ کہتے ہیں۔ مرزا صاحب کے دعویٰ میں نبی کا لفظ ہے۔ اور ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں مان سکتے۔

لا نبی بعدی کا مطلب

اس لا نبی بعدی کے متعلق کل کے لیکچر میں دیکھ جناب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری) آپ نے بہت سی توجیہات بیان کی ہیں۔ لیکن ایک مختصر سی توجیہہ یہ ہے۔ کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ نبی کریم صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ آپؐ کی زندگی میں نہ آپؐ کی وفات کے بعد۔ اور یہ بالکل ٹھیک ہے کہ اب آپ کا زمانہ ہے۔ اور آپ کا زمانہ قیامت تک رہنے والا ہے۔ لیکن اس بعدی کا یہ مطلب نہیں۔ جو ہمارے معترض سمجھتے ہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی شخص یہ کہے۔ میں نئی شریعت لایا ہوں۔ پس لا نبی بعدی کا یہ مطلب ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ میری لائی ہوئی شریعت کے بعد اب کوئی شریعت نہیں جو لائی جائے گی۔ اور کوئی نبی نہیں جو کوئی شریعت لائے۔ پس اب جو شخص یہ کہے۔ کہ میں نئی شریعت لایا ہوں۔ وہ جھوٹا ہے۔ لیکن وہ جو آپ ہی کے زمانہ کے اندر آئے۔ اور آپ ہی کی شریعت کو چلائے۔ وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ لا نبی بعدی کے ماتحت وہ شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ جو یہ دعوےٰ کرے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اور اب میرا ہے۔ لیکن جو کہے۔ کہ آپ ہی کا زمانہ ہے۔ اور آپ ہی کا کام۔ تو کیسے جھوٹا ہو سکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے یہی کہا۔ کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے ماتحت ہوں۔ میں آپ کا بروز ہوں اور آپ سے الگ نہیں ہوں۔ پس مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الگ نہیں بتایا اور اپنے لئے ظلی اور بروزی کا لفظ استعمال کیا۔ اس لئے وہ علیحدہ وجود تو نہ ہوا۔ بلکہ وہ تو ان کے ساتھ ہی ہوا۔ لیکن اگر بعدی سے مراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے بعد کا زمانہ ہے۔ کہ اس میں کوئی نبی نہ ہو گا۔ جیسے کہ ہمارے مخالفین اس سے مراد لیتے ہیں۔ تو پھر مسیلمہ جھوٹا نہ ہوا۔ کیونکہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اپنی شریعت بھی چلائی تھی۔ اور آپ کے بعد زندہ بھی رہا۔ پس اس کا رد صرف اسی صورت میں ہوتا ہے کہ لا نبی بعدی میں صاحب شریعت والا نبی مراد لیا جائے۔ اس مفہوم کے ماتحت بہاء اللہ کے دعویٰ کو بھی غلط قرار دیا جا سکتا ہے۔ جس نے قرآن کو منسوخ قرار دے کر ایک اور کتاب کو واجب التعمیل قرار دیا۔ لیکن جس شخص نے یہ کہا ہو۔ کہ میں نبی کریم صلعم کا بروز ہوں۔ اور میں ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہوں۔ بلکہ ان کے زمانہ کے اندر اور ان کی شریعت کی متابعت کرنے والا ہوں۔ وہ ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

باوجود انذار و تبشیر کے لوگ مانتے کیوں نہیں

اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب نبی مبشر اور منذر ہوتے ہیں۔ تو وہ لوگ جو مخالفین ہیں وہ اس انذار و تبشیر کو دیکھ کر ان کو قبول کیوں نہیں کرتے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی آیات کو ٹھٹھا سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ اسی موقع پر قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَاتَّخَذُوْا آيَاتِيْ وَمَا أُنْذِرُوْا هُزُوًا۔ کہ انہوں نے میری آیات کو اور ان چیزوں کو جو ان کے ڈرانے کے لئے بھیجی گئیں ٹھٹھا بنا لیا۔ اور بجائے اس کے کہ ان کو خدا کا نشان سمجھتے اسٹے ان پر ہنسی کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی آیات پر اس قسم کے لوگ تین قسم کی ہنسی کرتے ہیں۔ پہلی تو یہ کہ اگر وہ کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے۔

ساحر اور نبی میں فرق

حضرات! پیشتر اس کے کہ ان لوگوں کی ہنسیوں کو بیان کیا جائے۔ جو وہ خدا تعالےٰ کی آیات پر کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جادو اور معجزہ اور جادوگر اور نبی میں جو فرق ہے۔ وہ مختصر طور پر بیان کر دیا جائے۔ یہ فرق بھی کئی قسم کے ہیں۔ پہلے لوگوں نے نبی کی یہ تعریف کی ہے۔ کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جو دعوےٰ کرے۔ اور معجزہ کا اظہار کرے۔ لیکن معجزہ پر سحر کا احتمال ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ہیں۔ اسلئے یہ ضروری ہے۔ کہ یہ بتا دیا جائے جادو میں اور صحیح نشان یعنی معجزہ میں کیا فرق ہے۔ پہلوں نے تو اس بارے میں یہ بیان کیا ہے۔ کہ معجزہ میں تحدی ہوتی ہے۔ اور سحر میں نہیں۔ معجزہ والا چیلنج دیتا ہے اور ساحر چیلنج نہیں دیتا۔ اس کے دل میں دغدغہ اور ڈر لگا رہتا ہے۔ کیونکہ چالاکی اور افشائے راز کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ فرق کلی طور پر صحیح نہیں۔ اس واسطے کہ فرعون نے حضرت موسےٰ کے مقابلہ میں کہا تھا۔ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ (طٰہٰ۔ ۶۰) کہ ہم بھی اسی قسم کا جادو لائیں گے اور پھر ساحروں نے یہ بھی کہا۔ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ (شعراء ۴۵) کہ ہم فرعون کے اقبال کے ساتھ ضرور موسےٰ کے مقابلے میں غالب رہیں گے۔ تو یہ غلبہ کا اظہار اور سحر۔ لانا انبیاء کی تحدی اور ان کے معجزہ کے بالمقابل تو ہے۔ لیکن اسی جگہ پر ان دونوں میں تمیز ہو سکتی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے معجزہ اور جادو کے درمیان صحیح فرق بتا دیا اور وہ یہ کہ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى (طٰہٰ۔ ۷۰) کہ ساحر تحدی تو کرتا ہے۔ مگر وہ تحدی کر کے سچے کے مقابل پر اگر آئے تو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سحر راز ہی ہوتا ہے۔ جو آخر کھل جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ[ع] کے مقابلے میں ان کا جادو کھل گیا۔ اور ایسا کھلا کہ جادوگروں کو حضرت موسےٰ[ع] کے معجزے کا یقین آگیا۔ اور وہ حضرت موسیٰ[ع] پر یقین لے آئے ✦

ساحر اور نبی میں دوسرا فرق

دوسرا فرق سحر اور معجزہ کے درمیان یہ ہے۔ کہ ساحر جو ہے۔ اس کو دنیا کا طمع ہوتا ہے۔ وہ کرشمہ دکھا کے دنیا کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ روپیہ بنا کر پھر بھی روپے پیسے مانگتا ہے۔ مگر نبی ایسا نہیں کرتا۔ وہ تو سب کچھ دکھا کر بھی کہتا ہے۔ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ ساحر جب کہ اپنا کرشمہ دکھا کر طمع میں پڑ جاتا ہے۔ تو نبی ایک معجزہ دکھا کر بالکل بے طمع رہتا ہے۔ وہ ان سے کہتا ہے۔ میں نے جو کچھ دکھایا یہ صرف تمہارے فائدہ کیلئے خدا کی طرف سے دکھایا۔ اور میں یہ دکھا کر تم سے کسی اجر کا خواہاں نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا اجر اگر کوئی ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے پاس ہی ہے۔ پس نبی ساحر کی طرح کسی طمع میں نہیں پڑتا ✦

ساحر اور نبی کے درمیان تیسرا فرق

حضرات! ایک ساحر اور ایک نبی کے درمیان تیسرا فرق یہ ہے۔ کہ نبی ہرگز یہ نہیں کہتا۔ کہ میں تمہیں جس وقت کہو اپنی طرف سے معجزہ دکھاتا ہوں۔ لیکن ساحر جب بھی اسے کسی کرشمہ کے دکھلانے کے لئے کہا جائے فوراً اس کے دکھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ نبی ایسے سوال پر کہتا ہے۔ کہ یہ میری اپنی طاقت میں نہیں۔ خدا کا اذن ہو۔ تو دکھاؤں گا۔ لیکن ایک ساحر ایسا نہیں کرتا۔ گویا نبی خود کارروائی نہیں کرتا۔ وہ ایسے موقعوں پر توجہ الی اللہ کرے گا۔ لیکن ساحر فی الفور دکھائے گا۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ کہ نبی بغیر خدا تعالےٰ کے حکم اور اذن کے ایسا کر سکے۔ چنانچہ قرآن شریف میں بھی ہے۔ کہ ایسے موقعوں پر انبیاء یہی کہتے ہیں۔ ہم تمہارے پاس کوئی معجزہ یا سلطان بغیر اذن خدا نہیں لا سکتے۔ پس یہ فرق ہے ساحر اور نبی کے درمیان ✦

حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا ایک واقعہ ہے۔ ایک دن ہزارہ کی طرف کا ایک مولوی آیا۔ وہ کہنے لگا۔ میں کوئی معجزہ دیکھنے آیا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا۔ اللہ تعالےٰ نے بہت سے نشان دکھائے ہیں۔ اگر وہ آپ کی تسلی کا باعث نہیں ہوئے۔ تو میں دعا کروں گا۔ کہ اے میرے اللہ یہ تیرا بندہ ہے۔ کسی اور نشان سے اس کی تسلی کر۔ لیکن جب تک آپ پہلے نشانات پر غور نہ کریں۔ خدا تعالےٰ سے کسی اور نشان کا مطالبہ کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے قرآن شریف میں آیا ہے۔ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (عنکبوت۔ ۵۰-۵۱) وہ کہتے ہیں کیوں نہیں اس پر نشان اترتے۔ پس کہہ دے۔ کہ نشان آتے ہیں۔ مگر اللہ کی مرضی سے اور میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔ یہ کتاب جو معجزہ ہے۔ پہلے اس کو اور اس کے نشانوں کو جو اس میں ہیں۔ اور اس کے ذریعے ظاہر ہوئے ہیں۔ نا کافی ثابت کریں۔ پھر مطالبہ کریں ✦

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے کہا۔ آپ پہلے ان نشانوں کو دیکھیں جو ظاہر ہو چکے۔ اگر ان سے تسلی نہ ہوئی۔ تو میں توجہ کروں گا۔ کہ اللہ تعالےٰ کوئی اور نشان دکھائے۔ لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا۔ اور چلے گئے۔ انہوں نے یہ سمجھا معجزہ کوئی جیب میں شئے ہے کہ جھٹ نکالا اور دکھا دیا ✦

معترضین کا دوسرا اعتراض

حضرات! ان لوگوں کا دوسرا اعتراض یہ ہوتا ہے۔ کہ جس انداز میں سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں اس قسم کا نشان ملنا چاہیئے۔ وہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پیشگوئی تھی۔ کہ آپ بادشاہ ہونگے۔ مگر آپ[صلعم] کی تھوڑی سی بادشاہت ہوئی۔ اس لئے مخالفین نے کہا۔ ہم نہیں مانتے کیونکہ ہمارے اندازے کے مطابق آپ[صلعم] بادشاہ نہیں ہوئے ✦

نبیوں کی پیشگوئیوں میں انتہائی اندازے ہوتے ہیں اور انتہا کی ابتداء بھی ہوتی ہے۔ چونکہ ابتداء میں وہ عمل چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لئے مخالفین ہنسی میں ٹال دیتے ہیں۔ اور مانتے نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاتَّخَذُوْۤا اٰيٰتِيْ وَمَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝ کہ ایسے لوگ مانا تو کجا نہیں۔ لیکن ہر اس بات کو جو صداقت اور سچائی کے لئے ظاہر ہو ٹھٹھا بنا لیتے ہیں۔ خواہ وہ بات ان کے ڈرانے کے لئے ہی کیوں نہ ہو ✦

حضرت مسیح موعود(ع) کے معجزات

حضرات! اب میں آپ لوگوں کے سامنے بطور نمونہ چند قسم کے معجزات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کرتا ہوں ✦

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں بہت سے معجزے ظاہر ہوئے۔ میں اس وقت آپ کا ایک ایسا معجزہ بیان کرتا ہوں۔ جو بالکل ویسا ہی ہے۔ جیسا آنحضرت صلعم کے متعلق احادیث میں آیا ہے۔ وہ معجزہ کھانا بڑھ جانے کے متعلق ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بطور معجزہ کھانا اور پانی بڑھ گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود(ع) چونکہ ایسے مقام پر نہیں آئے۔ جہاں پانی کی قلت ہو۔ اس لئے اس کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ عرب میں کئی کئی میل تک پانی نہیں ملتا۔ اس لئے وہاں ایسا معجزہ دکھایا گیا۔ اور خدا چونکہ عبث کام نہیں کرتا۔ اس لئے یہاں ایسے معجزہ کی اس نے ضرورت نہ دیکھی۔ لیکن کھانے کی اشیاء کا معجزہ دکھایا گیا۔ چنانچہ حضرت صاحب کے معجزے سے کھانا قلیل سے کثیر ہو گیا۔ پانچ دفعہ یہ واقعہ ہوا تھا۔ کہ کھانا قلیل سے کثیر ہو گیا چنانچہ بابو کرم الٰہی صاحب ساکن پٹیالہ

نے سُنایا۔ کہ ایک دفعہ ایک غیر احمدی مولوی نے میرے پاس بیان کیا۔ کہ میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انبالہ میں ملا۔ کھانے کا وقت ہوا۔ تو کھانا لایا گیا۔ مگر وہ اس قدر قلیل تھا۔ کہ سب کے لئے کسی صورت میں بھی پورا نہ ہو سکتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ سب کھائیں۔ چنانچہ سب نے کھایا اور سب لوگ سیر ہو گئے ✢

دوسرا معجزہ

ایک جلسہ کے موقعہ پر ایک دیگچی میں میٹھا پلاؤ لایا گیا۔ جو مہمانوں کی کثرت کے مقابل بالکل قلیل تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اسپر کچھ پڑھوں گا۔ اور بغیر میرے پڑھے اس کو تقسیم نہ کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے اس دیگچی پر کچھ پڑھا۔ اور وہ پلاؤ بڑھ گیا۔ اور ایک ایک رکابی کو کئی آدمیوں نے کھایا۔

اور بھی بہت سے معجزات ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ظہور میں آئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے راوی چونکہ احمدی ہیں۔ اس لئے ہم انہیں نہیں مانتے۔ مگر احادیث میں جو معجزات بیان ہوئے ہیں۔ ان کے راوی بھی تو مسلم ہی ہیں اگر غیر کہے۔ کہ ان کے راوی مسلمان ہیں۔ ہم ان کو نہیں مانتے تو اس کا کیا جواب ہے۔ ہمارے مخالفین اتنا نہیں سوچتے۔ کہ جو احمدی ہوئے ہیں۔ وہ دُنیا کے لئے احمدی نہیں ہوئے۔ اور پھر احمدی ہو کر ان کی کوئی دنیاوی غرض بھی پوری نہیں ہو رہی۔ اور کوئی دنیاوی فائدہ حاصل نہیں۔ ان کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ وہ جھوٹی باتیں بنائیں۔

مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت

حدیث میں ہے۔ کہ اگر تیرے ذریعے ایک آدمی بھی راہ راست پر آجائے تو یہ مال کثیر کے خرچ سے بڑھکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے کثرت سے لوگ راہ راست پر آگئے۔ اور ان میں وہ باتیں پیدا ہو گئیں۔ جو راہ راست پر چلنے والے لوگوں میں ہوتی ہیں۔ اب اگر یہ فلسفہ راست ہے۔ کہ ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ تو یہ علامت ہے اس بات کی کہ آپ یقیناً سچے ہیں۔ اور مفتری نہیں۔ پس یہ یقینی بات ہے کہ آپ مفتری نہیں تھے۔ بلکہ سچے تھے۔ اور یہی بات بتاتی ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے ✢

صداقت مسیح موعود پر شہادت زمانہ

حضرات! اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ہر زمانہ میں ثابت ہو رہی ہے۔ جوں جوں زمانہ آگے چلتا ہے۔ توں توں آپ کی صداقت ظاہر ہو رہی ہے زمانہ بگڑ چکا تھا۔ طرح طرح کے مفاسد پیدا ہو چکے تھے۔ دنیا صحیح معنوں میں اک خرابہ بن رہی تھی۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کا یہ علاج کیا گیا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا۔ آپ نے آکر لوگوں کو کامیابی کے راستہ پر چلایا۔ لیکن جنہوں نے نہ مانا اور آپ کو قبول نہ کیا۔ انہوں نے ترقی کی بہت تدبیریں کیں۔ لیکن ہر تدبیر میں ناکامی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک پروگرام پیش کیا۔ اسے دُنیا کے ایک حصہ نے قبول کیا۔ جو ۳۰ سال سے اسپر چل رہا ہے۔ اور برخلاف ان لوگوں کے کامیاب ہو رہا ہے۔ یہ بھی آپ کی صداقت کی علامت ہے ✢

تین لاکھ نہیں دس لاکھ نشان

حضرات! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھے تین لاکھ نشان دئے گئے ہیں۔ اور آپ نے اپنی کتابوں میں چند سو نشان لکھے ہیں۔ اسپر یہ سوال نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ آپ نے نشان تو چند سو لکھے ہیں۔ لیکن کہتے ہیں۔ تین لاکھ نشان ہیں۔ کیونکہ آپ نے ان کے متعلق ایک ایسا اصل لکھ دیا ہے۔ جس سے فوراً آپ کے نشانوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اور یہ چند سو جو لکھے ہیں۔ تو یہ لوگوں کو بتانے کے لئے یا بعض معترضوں کے اعتراضات اٹھانے کے لئے لکھے ہیں ورنہ بعض کتابوں میں تو آپ نے دس لاکھ نشانوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر بہت سے۔ نشان اور معجزات ایسے ہیں۔ جو آپ نے دکھائے۔ مگر وہ تحریروں میں نہ آئے اور وہ نشان جو لکھے گئے ہیں وہ مثال کے طور پر ہیں۔ ورنہ جماعت کے ہر فرد کو تم دیکھو گے۔ کہ اک نشان ہے۔ اور پھر ان میں سے ہر ایک کسی نئے معجزے کا ذکر کرے گا۔ جو آپ نے پہلے نہ سنا ہو گا۔

جناب حافظ صاحب کی تقریر کے لئے جس قدر وقت مقرر تھا۔ وہ یہاں تک پہنچنے پر ختم ہو گیا۔ اس لئے تقریر نامکمل بند کر دینی پڑی ✢

علمائے دیوبند سے دو مطالبے

اس عنوان سے انجمن احمدیہ میرٹھ رجمنٹ بازار نے الفضل کے دو مضامین بطور ٹریکٹ چھپوا کر شائع کئے ہیں۔ جو احباب اس ٹریکٹ کو تقسیم کرنا چاہیں۔ وہ محصولڈاک بھیج کر یا بیرنگ سیکرٹری صاحب انجمن مذکور سے منگوالیں۔ دیوبندیوں سے بہت معقول اور لاجواب مطالبے کئے گئے ہیں ✢

قادیان میں تارگھر اور مولوی ثناء اللہ کا شور و شر

عجیب بات ہے۔ کہ دنیا میں جب کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور حقانیت کا کوئی نشان اسلام اور حضرت بانی اسلام کی شوکت اور غلبہ۔ قوت اور جلوہ قائم کرنے کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔ تو آپ کے معاندین و مکذبین کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگتا ہے۔ ان کے گھر ماتم کدہ بن جاتے ہیں۔ اور ان کے دل حسرت کے انگاروں پر لوٹنے لگتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ ہی کی صداقت کا نشان نہیں۔ بلکہ اسلام کی ترقی اور کامیابی کا نشان جہاں حضرت مسیح موعود کے نام کو اطراف عالم میں عزت و شہرت کے آسمان پر مثل آفتاب کے بلند اور روشن کرتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے قلوب میں مسرت اور انبساط کی لہر چلا تا ہے۔ وہاں آپ کے معاندین اور مخالفین کی تمام خوشیوں کو پامال کرتا ہوا ان کی زندگیوں کو ایسا تلخ اور جہنم کا نمونہ بنا دیتا ہے۔ کہ وہ اس آیت کے مصداق ہو جاتے ہیں۔ لا یموت فیھا ولا یحیٰی۔ نہ ان پر موت وارد ہوتی ہے۔ اور نہ زندگی حاصل ہوتی ہے ✢

پچھلے دنوں جب قادیان میں تارگھر قائم ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی جماعت کے نام تار دیا۔ جس میں اس بات کا بھی اظہار تھا۔ کہ تار کا یہاں آنا حضرت مسیح موعود کی ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا ہے۔ جو قادیان کی ترقی اور معموری کے متعلق آپ نے فرمائی ہیں۔ تو اسپر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہل حدیث مجریہ ۲۹ جنوری میں یہ اعتراض کیا۔ کہ مرزا صاحب کے قول کے مطابق ان کی زندگی میں ریل اور تار کا قادیان آنا ضروری تھا۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ ریل اور تار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنی خادمانہ حیثیت میں اسلام کی اشاعت کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے لئے عرض کی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں تو نہیں آتا۔ البتہ اپنے بروز مرزا صاحب کو بھیجتا ہوں مگر مرزا صاحب کی زندگی میں ریل اور تار قادیان نہیں پہنچی۔

اس قابل مضحکہ اعتراض سے مولوی صاحب نے علاوہ ضد اور ہٹ دھرمی کا ثبوت دینے کے اپنے علم و عقل کی بھی پردہ دری کرائی ہے۔ کس قدر بعید از عقل اعتراض ہے۔ کہ چونکہ ریل اور تار جو اسلام کی اشاعت کے لئے بہترین سامان

ہونے کے لحاظ سے بطور خدام کے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں قادیان نہیں پہنچے۔ اس لئے معلوم ہوا۔ ان سے اسلام کی خدمت اور اشاعت کا کوئی کام ہی نہیں لیا گیا۔ اور اب قادیان میں تار کا آنا "مرزا صاحب آنجہانی کی تکذیب" ہے۔ یہ ایسا ہی اعتراض ہے۔ جیسے کوئی نادان معترض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے بعد آپ کے خلفاء کے زمانہ میں اسلام کی ترقی کے وسائل کو دیکھتا ہوا یہ اعتراض کرے۔ کہ یہ وسائل آپ کی زندگی میں کیوں حاصل نہیں تھے۔ مثلاً حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جو وسائل اسلام کی فتوحات اور ترقیات کے لئے مہیا تھے۔ وہ یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں موجود نہ تھے۔ پھر کیا اس سے نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب ظاہر ہوتی ہے ہرگز نہیں۔ کیونکہ خلفاء کے زمانہ میں جو کچھ ہوا۔ وہ بھی آپ ہی کے لئے تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے زمانہ میں اشاعت اسلام کے ذرائع اور سامانوں میں جو ترقی ہو رہی ہے۔ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہی ہے۔

کون عقلمند مسلمان اس سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ ریل اور تار وغیرہ اسلام کی بسرعت عالمگیر اشاعت کے لئے بہترین ذرائع ہیں۔ اور بادی النظر میں ان وسائل کی سب سے زیادہ ضرورت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھی۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی تڑپ تھی۔ کہ اسلام جلد سے جلد دنیا میں پھیلے۔ لیکن باوجود اس کے یہ سامان آپ کے عہد مبارک میں نہ مہیا ہوئے۔ اور اب اس زمانہ میں یہ سامان مہیا ہوتے ہیں۔ لیکن کسی عقلمند انسان کے دل میں ان سامانوں کے اتنے عرصہ بعد پیدا ہونے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی اعتراض نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ انبیاء کا کام تخم ریزی ہوتا ہے۔ اور آبپاشی کے وسائل بعد میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ یعنے ان کے مشن کی ترقی کے اسباب جوں جوں زمانہ گذرتا ہے۔ بعد میں وسیع ہوتے جاتے ہیں

اس اعتراض سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ایمان کی قلعی ضرور کھل گئی ہے۔ اور معلوم ہو گیا کہ اگر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یا خلفاء کے زمانہ میں ہوتے۔ تو ان پر بھی اعتراض کرنے سے نہ ٹلتے۔ مگر وہاں بھی اسی طرح منہ کی کھاتے۔ جس طرح آج کل مخالفین اسلام کے ساتھ ملکر حقیقی اسلام پر حملہ آور ہو کر کھا رہے ہیں۔

مولوی صاحب کو اگر بے جا ضد اور تعصب کی وجہ سے نظر نہ آئے۔ تو اور بات ہے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے ریل اور تار سے اشاعت اسلام کا ایسا کام لیا ہے۔ جس کی نظیر دنیا میں موجود نہیں ہے۔ آپ نے ان ذرائع سے اطراف عالم میں اسلام کی دعوت پہنچا دی اور دنیا کے کناروں تک اسلام کی آواز کو بلند کر دیا۔ کیا آپ کے سوا ان ذرائع سے کسی اور نے بھی اسقدر کام لیا اگر نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ تو مولوی صاحب کو اس بارے میں اعتراض کرتے ہوئے شرم آنی چاہیئے۔ پھر دیکھئے وہ ریل اور تار وغیرہ کا ہی انتظام تھا۔ جس کے ذریعہ نئی دنیا میں اسلام کے مقابل آنے والے ڈوئی کی ذلت اور ہلاکت کی خبر ساری دنیا میں پھیلائی گئی۔ اور اس طرح عیسائیت کے طلسم کو پاش پاش کیا گیا۔ اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئیں۔ کہ اسلام کا پہلوان اس کشتی میں مسیحیت کے پہلوان پر غالب رہا۔ پھر وہ تاریں ہی تھیں۔ جن کے ذریعہ پچھلے دنوں سرزمین یورپ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ورود پرمسعود پر آپ کے اسلام کی تائید میں لیکچروں سے اسلام کی زبردست قوت وحیات تمام دنیا میں ظاہر ہوئی اور اسلام کی آیندہ شاندار فتوحات اور ترقیات کی بنیادیں رکھی گئیں۔

کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کیوں ریل اور تار آپ کی غلام نہ بنی۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ ریل اور تار وغیرہ آلات اشاعت اسلام میں نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کے خادم تھے۔ بلکہ آپ کے خدام کے بھی خادم ہیں۔ اور آپ کی زندگی میں ان کا قادیان میں نہ آنا بھی آپ کی عظیم الشان صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ آپ نے باوجود قادیان میں ان سامانوں کے نہ ہونے کے پھر ایک دنیا کو اپنی طرف جھکا لیا۔ اور دور کی ڈاک اور تار وغیرہ سے ہی دنیا میں ایک ایسا تغیر عظیم پیدا کر دیا۔ جس پر آپ کے مخالفین بھی یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ مرزا صاحب مذہبی دنیا میں زلزلہ اور طوفان بن کر رہے۔ اور شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتے رہے۔ ان کی انگلیوں میں انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ وہ اسلام کے فتح نصیب جرنیل تھے۔ اور تیرہ سو سال کے عرصہ میں اسلام کے بہترین سپاہ سالار اور کامیاب جرنیل تھے۔

پس باوجود آپ کی زندگی میں قادیان میں ریل اور تار کے نہ ہونے کے اور باوجود مخالفین کی طرف سے ہر قسم کی روکیں پیدا کرنے کے آپ نے تمام اطراف دنیا میں جان نثاران اسلام اور فدایان نبی اسلام پیدا کر دئے۔ اور ہر ملک و ہر دیار سے زائرین اور معتقدین اس فخر عالم کے قدموں پر اس مقدس اور محترم زمین میں کھنچے چلے آئے۔ اور یاتون من کل فج عمیق کا عالمگیر نشان پورا کرتے رہے مختلف دیار اور امصار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پہنچنے اور اس کے قبول کئے جانے کا ایک معمولی ثبوت یہ ہے۔ کہ اسوقت قادیان کی بستی میں تیس سے زیادہ مختلف ممالک اور علاقہ جات کی زبانیں بولنے والے افراد موجود ہیں۔ اور ابکے گذشتہ جلسہ میں دنیا کی ۲۲ زبانوں میں حضرت مسیح موعود کی صداقت پر تقریریں کی گئیں۔

ان مختلف ممالک کے لوگوں نے کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کیا۔ اسی طرح کہ ڈاک اور تار کے ذریعہ ان کو اطلاع ہوئی۔ اور انہوں نے حق قبول کر لیا۔

اس کے مقابلہ میں میں پوچھتا ہوں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے تمام مولویوں نے جو ایسے مقامات پر رہتے ہیں جہاں مدتوں سے ریل اور تار موجود ہیں۔ انہوں نے ان اسباب سے دنیا میں اشاعت اسلام کا کیا کام لیا۔ بات یہ ہے اُلٹے سیدھے اعتراض کر لینا بہت آسان ہے لیکن کچھ کر کے دکھانا بہت مشکل کام ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ صرف تار کے آنے پر ہی اپنے بغض و حسد کا اظہار کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت بھی دور نہیں جب قادیان میں ریل بھی آ جائیگی مگر ریل سے قبل تار کے آنے میں بھی ایک حکمت ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر ریل پہلے آتی۔ تو اس کے ساتھ تار کا آنا بھی لازمی ہوتا۔ ایسی صورت میں تار کا آنا محض قادیان کی خاطر نہ ہوتا۔ بلکہ ریلوے کے لئے ہوتا۔ اب صرف تار کا آنا حضرت مسیح موعود کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہے۔ کیونکہ موجودہ صورت میں اس کا آنا محض احمدیت اور اسلام کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہے کیونکہ قادیان میں نہ تو گورنمنٹ کے دفاتر میں سے کوئی دفتر ہے نہ سرکاری حکام کی جگہ ہے کہ گورنمنٹ کو یہاں تار لانے کی ضرورت ہوتی۔ نہ تجارت کی منڈی ہے۔ اور نہ کوئی اور دنیوی اسباب و اغراض ایسے ہیں جو تار کے متقاضی ہوں۔ اس لئے ان ہی مقاصد اور اغراض اور ضروریات کے ماتحت لائی گئی۔ جو سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں

کہا جائیگا کہ اور کئی مقامات پر بھی تار لگتی ہے۔ پھر قادیان میں اگر لگ گئی۔ تو کونسی نئی بات ہو گئی۔ اور یہ احمدیت کی صداقت کا ثبوت کس طرح بن گئی۔ اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قادیان اور دیگر مقامات میں یہ فرق ہے۔ کہ یہ چھوٹی سی بستی جو آج اسلام کا مرکز بن رہی ہے۔ اسمیں سے ایک گمنام انسان خدا کا پیغام لیکر اُٹھا اور آسمانی قرنا کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جس کو دنیا نے پاؤں کے نیچے مسل دینا چاہا۔ وہ بستی اپنی ابتدائی حالت میں ہی اسقدر عروج پر ہے۔ اور اس کی شاخیں اکناف عالم میں اسقدر پھیلی ہوئی ہیں کہ کہیں یورپ کے ممالک سے تاریں آ رہی ہیں۔ اور کہیں امریکہ کے صوبجات سے۔ اگر ایک طرف افریقہ کے حصص سے بذریعہ تار خبریں آ رہی ہیں۔ تو دوسری طرف ایشیاء کے علاقوں سے خبریں پہنچ رہی ہیں۔ غرض تمام دنیا کے کناروں سے خبریں پہنچ رہی ہیں۔ کیا اگر

رشتوں کے متعلق ضروری اعلان

جماعت احمدیہ میں رشتوں کی وجہ سے انتظامی دشواریاں ہنوز بڑی حد تک حل ہونے کو باقی ہیں۔ ہر ماہ متعدد شکایات لڑکیوں کو شوہر نہ ملنے کی موصول ہوتی ہیں۔ اس کی بڑی وجہ تو یہ ہے۔ کہ لڑکے اور ان کے ولی غیر احمدی لڑکیاں لینے سے گریز نہیں کرتے۔ عقیدتاً ممانعت نہیں ہے۔ اس لئے وہ پروا نہیں کرتے۔ کہ اس کا اثر ممانعت نکاح پر کیسا بڑا پڑتا ہے۔ لڑکیاں غیر احمدیوں کو دینا منع ہے۔ پس لڑکے باہر سے لڑکیاں لے آئیں۔ تو لڑکیوں کی ممانعت کا قائم رہنا کس قدر خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعت کو اس کا احساس ہنوز نہیں ہوا۔ یہ کمی مقامی جماعتوں کے افسروں کی سردمہری اور کم توجہی کے باعث ہے۔ ورنہ گذشتہ پانچ سال میں اس قدر سالانہ جلسوں میں اور مجلس مشاورت اور اخبارات کے ذریعہ اعلانوں میں اس بات کو پیش کیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ بہت کم شکایت اس امر کی رہتی۔

۲۔ فہرست رشتہ خواہاں کی مجلس مشاورت کی تجویز کے مطابق چھپوائی گئی۔ جس پر سو روپیہ صرف کیا گیا۔ اور ایک روپیہ قیمت رکھی گئی۔ ان میں سے صرف ۳۲ فہرستیں فروخت ہوئی ہیں۔

۳۔ آئندہ فہرستوں کی تیاری کے لئے کئی بار اعلان شایع کیا گیا ہے۔ کہ مقامی جماعتیں رشتوں کی فہرست بنوا کر بھیجیں مگر بجز چند جماعتوں کے کسی نے پرواہ نہیں کی۔ ہاں ایسے خطوط آرہے ہیں۔ کہ کیا غیر احمدیوں کو لڑکیاں دیدی جائیں۔ کوئی جماعت زندہ جماعت ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ وہ زندگی کے آثار نہ دکھائے۔ بے عملی زندگی نہیں بلکہ موت سے بدتر ہے کیا یہ ایسا مشکل کام ہے۔ کہ امرائے جماعت احمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جماعتوں سے دو دن کے اندر نہیں کرا سکتے تھے۔ کوئی عقلمند اسے باور نہیں کر سکتا۔ کہ یہ فہرست بنانا کچھ دشواری رکھتی ہے۔ اگر ہر جماعت کے قابل عقد یا دو سال کے اندر قابل عقد ہونے والے لڑکوں اور لڑکیوں کی فہرست مطبوعہ ہر جماعت کے پاس ہو۔ تو وہ خود بخود رشتوں کی دشواری کو بڑی حد تک حل کر سکتے ہیں۔ اب بھی اگر احباب جماعت اظہار ہمدردی فرمائیں۔ اور اس کو محسوس کریں۔ کہ غیر احمدیوں میں لڑکیاں دینا ایمانی اور جسمانی دونوں موتیں اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔ تو یہ مرحلہ جلد طے ہو سکیگا۔ مرکزی جماعت کی طرف سے اگر خطوط ہر جماعت کو جائیں۔ تو مہینہ میں ایک بار خط ہر جماعت کو بھیجنا تقریباً چار سو خطوط کی روانگی چاہتا ہے۔ یعنی ۲۵ عہ ماہوار۔ پس تین سو روپیہ سالانہ کا خرچ ہے۔ جو محض ایک بار ایک مہینہ میں خط لکھنے سے عائد ہوگا۔ اسے بچانے کیلئے میں الفضل میں اعلان شائع کیا کرتا ہوں۔ جس پر توجہ فرمانا جماعت کے مفاد کے لئے ضروری اور لابدی ہے۔

۴۔ تمام محصلین سلسلہ و مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ ان کے محکمہ جات سے اجازت لے لی ہے۔ وہ جن جماعتوں میں جاتے ہیں۔ ان سے فہرست مرتب کرا کر دستخطی سیکرٹری بھجوا دیں۔ لڑکے لڑکیوں کی عمر۔ تعلیم و تندرستی کے حالات پہلی یا دوسری شادی۔ قومیت سکونت۔ ولدیت۔ تمول۔ تمدن کی حالت۔ یعنی پیشہ ور۔ ملازم۔ زمیندار طبقہ کے لوگ ہیں یا کیا درج فرمادیا کریں۔

ذوالفقار علی خاں

رائل ملٹری کالج سینڈہرسٹ
ہندوستانیوں کیلئے داخلہ کے قواعد

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

(۱) ملٹری کالج سینڈہرسٹ کی اس ٹرم (term) کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ستمبر ۱۹۲۶ء میں شروع ہوگی۔ کالج مذکور میں ہندوستانی امیدواروں کے داخلہ کے لئے ایک امتحان انٹرنس (امتحان داخلہ) ماہ مئی ۱۹۲۶ء میں بمقام شملہ منعقد ہوگا۔ امتحان کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

(۲) امیدواروں کی عمر یکم جولائی ۱۹۲۶ء کو اٹھارہ اور بیس سال کے مابین ہونی چاہیئے۔ جو امیدوار اس امتحان داخلہ میں کامیاب ہونگے۔ اور جو بالاخر گورنمنٹ آف انڈیا کے انتخاب میں آجائیں گے۔ ان کو حسب معمول و اوسط ڈیڑھ سال کا کورس پورا کرنا ہوگا۔ سینڈہرسٹ میں فیسوں اور دیگر مصارف کا اندازہ مختلف صورتوں میں مختلف ہے۔

عام پرائیویٹ لوگوں کے بیٹوں کا کل خرچ قریباً گیارہ ہزار چھ سو پچیس (۱۱۶۲۵) روپے ہوتا ہے۔ اور فوجی افسروں کے لڑکوں کی صورت میں قریباً آٹھ ہزار تین سو ستر روپے (۸۳۷۰) یہ رقوم ہمیشہ باقاعدہ طور پر پیشگی ادا کرنی چاہئیں۔ ½ حصہ تو کورس کے شروع ہوتے ہی۔ اور ½ تیسری ٹرم کے آغاز پر۔

(۴)۔ قواعد و ضوابط کی مفصلہ ذیل کتابیں دو آنہ کاپی (علاوہ محصول ڈاک) قیمت پر منیجر گورنمنٹ آف انڈیا سنٹرل پبلیکیشن برانچ۔ نمبر ۳ ہیسٹنگس سٹریٹ کلکتہ سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

(الف) رائل ملٹری کالج سینڈہرسٹ (انگلینڈ) میں ہندوستانیوں کے داخلہ کے متعلق مجوزہ قواعد بابت ۱۹۲۵ء۔

(ب) رائل ملٹری کالج سینڈہرسٹ کے لئے ہندوستانی امیدواروں کے تحریری امتحان پر رپورٹ بابت ستمبر ۱۹۲۵ء۔

درخواست کے فارم عرضی دینے پر جناب پرائیوٹ سیکرٹری ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب سے مل سکتے ہیں۔

(۵) پنجاب کے امیدواروں کو اپنی درخواستیں جن جن اضلاع اور قسمتوں کے وہ رہنے والے ہیں۔ وہاں کے ڈپٹی کمشنروں اور کمشنروں کی معرفت بھیجنی چاہئیں۔ اور ایسے وقت پر کہ وہ پرائیویٹ سیکرٹری ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب کے دفتر میں ۱۵ مارچ ۱۹۲۶ء سے پہلے پہلے پہنچ جائیں۔ اس تاریخ کے بعد جو عرضیاں موصول ہونگی۔ ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔ عرضیوں کے ساتھ مفصلہ ذیل سرٹیفکیٹ شامل ہونے چاہئیں۔

(الف) مجوزہ قواعد کے پیرا نمبر ۸ کے مطابق ٹیکہ کا سرٹیفکیٹ۔

(ب) عرضی دینے والے کے والدین یا گارڈین کی طرف سے ایک دستخط شدہ دستاویز اس مضمون کی کہ ہم فوجی ملازمت کو اپنی زندگی میں بطور مستقل پیشہ کے اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(۶) اپنی عرضیاں بھیج دینے کے بعد امیدواروں کو ان اختیاری مضامین کے بدلنے کی اجازت نہ ہوگی۔ جن کو اس وقت تک وہ اختیار کر چکے ہونگے۔

(۷) کسی حالت میں بھی امیدواروں یا ان کے والدین یا گارڈینوں۔ رشتہ داروں یا دوستوں کو اجازت نہ ہوگی۔ کہ سوائے اس افسر کے جو اس غرض کے لئے مقرر ہوا ہوگا۔ وہ آرمی ہیڈ کوارٹرسٹاف کے افسروں یا کسی دوسرے افسران سے جن کا تعلق امتحان یا انتخاب امیدواروں سے ہوگا۔ ملاقات کریں۔ اس قاعدہ کی خلاف ورزی کی کوشش کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ امیدوار کو نامنظور کر دیا جائے۔

(۸) جن امیدواروں کی کمشنر صاحب بہادر سفارش کریں گے۔ ان کو ۲۰۔۳ اپریل ۱۹۲۶ء (۲۰/۴/۲۶) بوقت اڑہائی بجے شام گورنمنٹ ہوس لاہور میں ایک سیلیکشن کمیٹی کے سامنے پیش ہونا ہوگا۔

مظفر خاں ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات۔ پنجاب

اشتہارات

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا

مصدقہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضٖ مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں۔

قیمت قسم اوّل عصہ فی تولہ۔ خاص سرمہ عسہ فی تولہ ممیرا خالص عسہ فی تولہ۔

سنت سلاجیت کے فوائد سے ایک دنیا آشنا ہے۔ قسم اوّل فی تولہ ایک روپیہ۔

سید صاحب کی ادویات محتاج تصدیق نہیں ہیں۔ معزز انگریز صاحبان ہندوستان میں ڈاکٹروں کی سفارش سے تجربہ کے بعد ولایت میں بھی منگاتے ہیں۔ ڈاکٹر فضل کریم۔

المشتہر

سید احمد نور کابلی احمدی ماہر موجد سرمہ ممیرا قادیان ضلع گورداسپور

سو بیماریوں کا ایک علاج

ریجوینیٹر

رجیونیٹر قوت کی بےنظیر اور لاثانی دوا ہے۔ جو بکثرت صالح خون پیدا کر کے جگر و معدہ۔ دل اور دماغ کو قوی کرتی ہے۔ اور تمام اعضاء رئیسہ کو قوت بخشتی ہے۔ تمام قسم کی اعصابی امراض اس سے رفع ہوتی ہیں۔ رجیونیٹر مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے جو لمبی بیماری سے اٹھے ہوں یا سل یا دق والوں کے لئے ملکی علاج ہے۔ عورتوں کی خاص امراض کا نہایت ہی مجرب اور مؤثر علاج ہے۔ مثلاً بدن کی عام کمزوری۔ رنگ کا زرد پڑ جانا۔ دل کا گھبرانا۔ ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا۔ اولاد کا نہ ہونا۔ یا ہو کر بچپن میں فوت ہو جانا۔ کمر اور جوڑوں میں درد وغیرہ کی لاثانی دوا ہے۔ رجیونیٹر حاملہ عورتوں کو تمام جسمانی تکالیف سے محفوظ رکھ کر تندرست اولاد کا موجب ہوتی ہے۔ اور چھوٹے بچوں کے لئے جو پیدائشی کمزور ہوں۔ بطور روح حیات کے ہے۔ آزمائش شرط ہے رجیونیٹر بیماروں کے علاوہ تندرست مرد اور عورت کی زندگی میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہے۔ اور بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ باوجود نہایت مفید ہونے کے قیمت فی شیشی مکمل علاج (ایک ماہ کی خوراک) صرف ساڑھے تین روپے ہے۔ نمونہ سات روز کی خوراک ایک روپیہ (عسہ)۔

ملنے کا پتہ

ایس۔ اے حکیم احمدی کوچہ چیلاں دہلی

محافظ حمل حب اٹھرا

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اسکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجربات مقبول و مشہور میں سے ہیں ان گھروں کی چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا تھے۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۵ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

حب فولاد

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ عام بدن کی کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد ان کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ خون پیدا کرتے ہوئے آدمی کو چست و توانا بنا کر رنگ سرخ کرتی ہیں۔ دماغ کا خاص علاج ہیں قیمت ۴۰ گولی عہ

سرمہ شفاء

یہ وہ بابرکت سرمہ ہے۔ جس کو حضور نے سب سے اوّل علاج میں استعمال کرنا شروع کیا۔ یہ سرمہ آنکھوں کا رفیق ہے۔ اس سے دھند۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ لیسدار پانی۔ پلکوں کی خارش پلکوں کے بال گرنے سرخی چشم سلاق۔ پلکوں پر دانے نکلنے سرخ سرخ پھنسیاں۔ ان سب کیلئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ عہ

رفیق صحت چٹکی یعنی پھکی ما بچگان

یہ خوش رنگ خوش ذائقہ چٹکی چھوٹے بچوں کی صحت اور طاقت اور زندگی کی سچی محافظ ہے۔ یہ چٹکی بچوں کو روزانہ استعمال کرنے سے بچہ اکثر بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بدہضمی پیٹ درد۔ ہرے یعنی سبز پیلے دست۔ پیٹ کا پھولنا۔ زکام کھانسی۔ بخار قبض۔ دودھ ڈالنا۔ پھوڑے پھنسی خارش تمام امراض سے بچہ کو آرام رہتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرائیں قیمت فی شیشی دس آنے۔

تمام ادویہ کے ملنے کا پتہ

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

علمی لوٹ

رنج ہی رنج لٹ رہے ہیں ۔ آنکھیں ہی تماشا دیکھ رہی ہیں

آج دوست اور دشمن ہر دو اس کے معترف ہیں۔ کہ نور کے پرانے فائل سکھوں اور آریوں میں تبلیغی مضامین کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ بسا اوقات ایک ایک مضمون ہزاروں صفحوں کی دیدہ ریزی کا نتیجہ ہے۔ فائل نمبر ۲ تا ۷ (۱۹۱۱ تا ۱۹۱۶) جن کی مجموعی قیمت بارہ روپے ہے۔ مگر ۱۰ مارچ تک صرف چھ روپے علاوہ محصول ڈاک لئے جائیں گے۔

پتہ

مینجر اخبار نور۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

زرعی زمین

ایک قطع اراضی واقعہ موضع بھینی بانگر جو قصبہ ملحق قصبہ قادیان ہے چھ کنال بارہ مرلہ کا قطع جو کہ ۳۵ روپیہ مرلہ کے حساب سے ۱۳۲ مرلے مبلغ ۴۶۲۰ روپیہ پر قابل فروخت ہے۔ پہلے خریدار کو ترجیح دی جاویگی ۱۲ فروری کے اشتہار کا قطع فروخت ہو چکا ہے۔ اسکی درخواست نہ کریں۔ سید محمد عبد اللہ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

بٹالہ کا مشہور و معروف آہنی سامان گھر بٹالہ

صاحبان! یہاں کی چارہ کترنے کی مشینیں۔ آہنی ہل۔ کنوؤں پر لگانے کے آہنی رہٹ۔ خراس آہنی بیلنہ جات بادام روغن سیویاں اور چاولوں کی مشینیں اور سیف الماریاں ملک بھر میں لاثانی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ یہ مشینیں نہایت مضبوط۔ پائیدار اور ہلکی چلتی ہیں۔ چارہ کترنے کی مشینیں منٹوں میں چارہ کتر کر ڈھیر لگا دیتی ہیں۔ آہنی ہل ہاتھوں ہاتھ ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔ آہنی رہٹ وبلٹ، نہایت ہلکے چلتے ہیں اور پانی بافراط دیتے ہیں۔ دیگر سامان بھی ہر ایک سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔ ایک دفعہ آرڈر دے کر ہماری صداقت کی داد دیں۔ ہر قسم کے لوہے اور پیتل کے مال کی ڈھلائی بھی ہو سکتی ہے۔

ایم۔ عبد الرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز

احمدیہ بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۲۲ فروری۔ بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے کہ موسیو جوڈینال نے انگورا سے واپس آکر بیان کیا ہے۔ کہ ترکی اور فرانس کے جدید معاہدہ کی ضروری دفعہ کا تعلق پنچائت کے تقرر سے ہے۔ ایسے تنازعات جن کا تعلق شہنشاہیت سے نہیں ہوگا۔ ان کا تصفیہ ایک مشترکہ مجلس قضا (پنچائت) سے کرایا جائے گا۔ اگر یہ مجلس بھی فیصلہ نہ کرا سکے گی۔ تو معاہدہ غیر جانبداروں کے سپرد کیا جائے گا۔ جو تنازعات شہنشاہیت کے متعلق ہوں گے ان کا فیصلہ بین الاقوامی معاہدہ کی رُو سے کیا جائے گا۔ اور اگر ضرورت محسوس ہوگی۔ تو تنازعات عدالت ہیگ میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ جو سرحدیں معاہدہ انگورا میں مقرر کی گئی تھیں۔ ان میں فقط خفیف سا تغیر کیا گیا ہے۔

ریشتاگ کی جمہوری پارٹی نے ایک مظاہرہ کا انتظام کیا۔ اس میں ایک لاکھ تیس ہزار جرمن اور پانصد آسٹروی ڈیلیگیٹ شامل تھے۔ ریشتاگ کے صدر ہیر ادب نے سرکاری طور پر ان آسٹرویوں کا خیر مقدم کیا۔ ہمبرگ میں مقررین نے پرجوش تقریروں کے دوران میں کہا۔ کہ جس طرح سنہ ۱۹۱۴ء میں بعض چھوٹی چھوٹی ریاستیں یورپ کے امن کے لئے خطرہ تھیں اسی طرح آج کل بھی ہیں۔ اور موسیو لینی کی تقریر اس امر کی دلیل ہے۔ کہ آسٹریا اور جرمنی کو آپس میں متحد ہو جانا چاہیئے۔

پرتھ (مغربی آسٹریلیا) ۲۴ فروری جہاز زوانہ جو کلکتہ سے سڈنی جا رہا تھا اور جہاز دہرنا آپس میں ٹکرا گئے۔ مگر ہر دو بندرگاہ پر پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ آج وزیر برطانیہ نے عراق کے اوّل سیاسی ایجنٹ جعفر العسکری پاشا کو ملک معظم کی خدمت میں باریاب کرایا۔ پاشا مذکور کے ساتھ امین بے سیکرٹری بھی تھا۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ اخبار "ڈیلی کرانیکل" مظہر ہے۔ کہ پندرہ ہوائی جہاز عراق میں استعمال کے لئے عنقریب تیار ہونے والے ہیں۔ ان میں ہر جہاز پچیس سپاہیوں کی گنجائش ہوگی۔ ان جہازوں پر رائفل اور دیگر سامان جنگ رکھنے کے لئے خانے بنے ہوں گے۔ فوج لے جانے کے لئے یہ پہلا ہوائی جہاز ہوگا۔ اس کے علاوہ لاسلکی، پینے کے پانی کی ٹنکی۔ اور دوا وغیرہ رکھنے کی بھی گنجائش ہوگی۔

رگبی۔ ۲۵ فروری۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ تینتیس ہزار آٹھ سو یہودی جن میں مرد عورتیں اور بچے سب شامل ہیں۔ گذشتہ بارہ مہینوں میں ۳۱ دسمبر تک فلسطین کے اندر بطور تارکان وطن کے داخل ہوئے۔ اور اسی زمانہ میں دو ہزار ایک سو چالیس یہودی فلسطین چھوڑ کر باہر چلے گئے اور اس طرح نقل وطن کے ذریعہ سے کل یہودی آبادی جو فلسطین میں زیادہ ہو گئی ہے۔ اکتیس ہزار چھ سو ساٹھ ہے۔

آسٹریلیا میں پچھلے دنوں جنگلات میں آگ لگ جانے سے جو زبردست اور ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اس کی تفاصیل ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ اگر کچھ بارش وقت پر نہ ہوتی نقصان کا اندازہ لگانا اور بھی مشکل تھا۔ دیگر نقصانات کے علاوہ

رگبی۔ ۲۵ فروری۔ ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ریڈنگ اپریل کی تیسری تاریخ کو اپنے فرائض منصبی اپنے جانشین لارڈ اروِن کے سپرد فرمائینگے۔ اس تاریخ کو آپ کی میعاد حکومت کے پانچ سال پورے ہوتے ہیں۔

قاہرہ ۲۳ فروری۔ قلمرو ترکیہ میں جو مصطفیٰ کمال پاشا نے مغربی لباس جاری کر دیا ہے۔ اس کا اثر ہوا تاہم مصر پر بہت کچھ ہے۔ اور خصوصاً طلبائے دارالعلوم میں تو حالت مضحکہ خیز حد تک پہنچ گئی ہے۔ منتظمین اور طلبہ میں چل گئی ہے۔ وجہ یہ کہ طلبا نے عبا و قبا و عمامہ کو خیر باد کہکر کوٹ پتلون اور ترکی ٹوپی پہننا شروع کر دیا ہے۔ وزیر تعلیم نے حکم دیا۔ کہ نافرمان طلبا کو نکال دیا جائے۔ جس پر دو سو طلباء عبا و قبا اور جبہ و دستار پہن کر آئے۔ جب وہ حکم ہو چکا تو اوپر کی کینچلی اوتار کر پھینکدی اور اچھے خاصے صاحب لوگ بن گئے۔

قسطنطنیہ۔ ۲۳ فروری۔ اخباروں میں اعلان ہوا ہے۔ کہ حکومت ترکیہ اور اسٹینڈرڈ آئل کمپنی امریکہ کے درمیان ایک اقرارنامہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کی رو سے دولت ترکیہ کو جس قدر تیل کی ضرورت ہوگی۔ وہ کمپنی علاوہ اپنے گودام واقع قسطنطنیہ۔ سمرنا و سامسوں سے بہم پہنچائے گی۔ گویا کمپنی کو خاص اجارہ دیدیا گیا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

کانپور۔ ۲۴ فروری۔ کانپور میونسپل بورڈ نے ایک قرارداد کے ذریعہ سے حدود بلدیہ کے اندر بچھڑوں اور بیلوں اور دودھ دینے والی گائے کا ذبح کرنا ممنوع قرار دیا ہے۔ مسلمان ممبروں نے اس قرارداد کی مخالفت کی۔

دہلی ۲۴ فروری۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سیٹھ گوبند داس (سوراجی ممبر) کونسل آف سٹیٹ میں یہ قرارداد پیش کرینگے کہ دودھ دینے والے جانوروں کا ذبح کرنا ممنوع قرار دیا جائے۔

مدراس ۲۴ فروری۔ مسٹر ٹی وی شیشا گری سابق جج مدراس ہائی کورٹ و سابق ممبر لیجسلیٹو اسمبلی جو کچھ عرصہ سے تپ محرقہ میں مبتلا تھے آج دوپہر کو فوت ہو گئے۔

دہلی ۲۴ فروری۔ جمعیت الاقوام کے آئندہ جلسہ منعقدہ جنیوا میں ہندوستان کے نمائندہ سر محمد رفیق صاحب مقرر ہوئے ہیں۔

وزیر ہند نے لارڈ لٹن گورنر بنگال کو۔ ۱۰ اپریل یا اس سے بعد کی کسی تاریخ سے شروع کر کے چار ماہ کی رخصت دینی منظور کر لی ہے۔ ملک معظم نے یہ منظور کر لیا ہے کہ لارڈ لٹن کے زمانۂ رخصت میں سر ایچ سٹیونسن قائم مقام گورنر بنگال کی حیثیت سے کام کریں۔

رنگون۔ ۲۲ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چند کسانوں کو کچھ چاندی کے برتن ملے۔ ان میں سے ایک کسان نے ان برتنوں میں سے ایک لے لیا۔ لیکن اس کے جسم کے تمام اعضاء میں درد ہونے لگا۔ جب اس کو یہ درد ناقابل برداشت معلوم ہوا تو اس نے اس برتن کو جا کر وہیں رکھدیا۔ جہاں سے اٹھا کر لے آیا تھا۔ ایک اور آدمی جس نے اس بات کا دعوےٰ کیا تھا۔ کہ اس پر اس برتن کا کچھ اثر نہیں ہوگا۔ جب اٹھانے لگا۔ تب اس کے جسم کے اعضا کو بھی یہی درد محسوس ہوا۔ اب برہمن سادھو نے رومال میں لپیٹ کر اس برتن کو لے۔ اور ڈاکخانہ میں پارسل کے ذریعہ بھیجا۔ لیکن ڈاکخانہ والوں نے اس برتن کو بھیجنے والے کے پاس واپس کر دیا۔ کیونکہ اس کے بھیجنے میں دقت پیش آئی۔

بمبئی ۱۸ فروری۔ کورونر کورٹ بمبئی کے سامنے ایک ۱۸ سالہ یہودی لڑکی کی دردناک موت کا جس نے اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈال کر خودکشی کر لی کیس پیش ہوا۔ یہ لڑکی ایک مسلمان ڈاکٹر سے جس نے اس کی عصمت ریزی کی شادی کرنا چاہتی تھی۔ ڈاکٹر کے انکار کرنے پر اس نے اپنی جان دیدی۔

گورداسپور میں محکمہ نقول کے کمرہ کا تالا توڑا گیا۔ کمرے میں ۲۳۲ روپے نقول کی اجرت رکھی ہوئی تھی۔ جو ابھی سرکاری خزانہ میں داخل نہیں کی گئی تھی۔ یہ رقم چور سرقہ کر کے لے گئے۔ ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ اور نہ ہی پولیس نے کسی مجرم کو گرفتار کیا ہے۔

دہلی ۲۵ فروری۔ حسب ذیل پریس کمیونک شائع کی گئی ہے۔ صاحب وزیر ہند نے مسٹر سر بیندر ناتھ ملک سی۔ آئی۔ اس کو آنریبل سر راجہ گوپال چاری کے۔ سی۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ اے کی جگہ انڈیا کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔

دہلی ۲۴ فروری۔ صاحب وزیر ہند نے ڈیرہ دون میں امپیریل فارسٹ کالج بنانے کی حکومت ہند کی سکیم کو منظور کر لیا ہے۔

(منشی عبدالرحمٰن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)